

آل انڈیا ریڈیو پر نشر - ون ۷ وال ۷ پروگرام وزیراعظم کے 'من کی بات' کا متن

Posted On: 30 JUL 2017 8:41PM by PIB Delhi

نئی دہلی-30 /جولائی: میرے پیارے ہم وطنوں، نمسکار۔ انسان کا دل ہی ایسا ہے کہ بارش کا موسم دل کے لیے بڑا پرکشش لمحہ ہوتا ہے۔ جانوروں، پرندوں، پودوں، فطرت - ہر کوئی بارش کی آمد پر خوشی سے جھوم اٹھتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی بارش جب بھیانک شکل اختیار کر لیتی ہے، تب پتہ چلتا ہے کہ پانی میں تباہی پھیلانے کی بھی کتنی بڑی طاقت ہوتی ہے۔ فطرت ہمیں زندگی دیتی ہے، ہمیں پالتی ہے، لیکن کبھی کبھی سیلاب، زلزلہ جیسی قدرتی آفات، اس کی شدت، بہت تباہی پھیلاتی ہے۔ بدلتے ہوئے موسم کے سائیکل اور ماحول میں جو تبدیلی آ رہی ہے، اس کا بڑا ہی منفی اثر بھی ہو رہا ہے۔ گزشتہ کچھ دنوں سے ہندوستان کے کچھ حصوں میں خاص طور سے آسام، شمال مشرق، گجرات، راجستھان، بنگال کے کچھ حصوں کو انتہائی بارش کی وجہ سے قدرتی آفات جھیلنی پڑی ہے۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کی مکمل نگرانی ہو رہی ہے۔ وسیع پیمانے پر امدادی کام کئے جا رہے ہیں۔ جہاں ممکن ہو، وہاں کابینہ کے میرے ساتھی بھی پہنچ رہے ہیں۔ ریاستی حکومتیں بھی اپنے اپنے طریقے سے سیلاب متاثرین کی مدد کے لئے پوری کوششیں کر رہی ہیں۔ سماجی تنظیمیں بھی، ثقافتی تنظیم بھی، خدمت کی غرض سے کام کرنے والے شہری بھی، ایسی صورت میں لوگوں کو مدد پہنچانے کے لئے ہمیں پورا تعاون کر رہے ہیں۔ حکومت ہند کی جانب سے، فوج کے جوان ہوں، فضائیہ کے لوگ ہوں، این ڈی آر ایف کے لوگ ہوں، نیم فوجی دستے ہوں، ہر کوئی ایسے وقت پر آفات سے متاثر لوگوں کی خدمت کرنے میں جی جان سے شامل ہو رہے ہیں۔ سیلاب سے عوامی زندگی کافی درہم برہم ہو جاتی ہے۔ فصلیں، مویشی، بنیادی ڈھانچے، سڑکیں، بجلی، مواصلاتی رابطے سب کچھ متاثر ہوجاتے ہیں۔ خاص کر ہمارے کسان بھائیوں کو، فصلوں کو، کھیتوں کو جو نقصان ہوتا ہے، تو ان دنوں تو ہم نے انشورنس کمپنیوں کو خاص کر فصل بیمہ کمپنیوں کو بھی فعال کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی ہے، تاکہ کسانوں کے نیٹارے کے دعویٰ کا حل فوری طور پر ہو سکے۔ اور سیلاب کی صورتحال سے نمٹنے کیلئے روزانہ 24 گھنٹے کنٹرول روم کا ہیلپ لائن نمبر 107824 مسلسل کام کر رہا ہے۔ لوگ اپنی مشکلات بتاتے بھی ہیں۔ برسات کے موسم سے قبل زیادہ سے زیادہ مقامات پر موک ڈرل کرکے پوری سرکاری مشینری کو تیار کیا گیا۔ این ڈی آر ایف کی ٹیمیں لگائی گئیں۔ جگہ جگہ پر تباہی دوست بنانا اور تباہی دوست بنانے کی تربیت دینا، رضاکاروں کو منتخب کرنا، ایک بڑے پیمانے-تنظیم کھڑا کرکے ایسی صورت میں کام کرنا۔ ان دنوں موسم کی جو پیشین گوئی حاصل ہوتی ہے، اب ٹکنالوجی اتنی آگے بڑھ گئی ہے، خلائی سائنس کا بھی بہت بڑا رول رہا ہے، اس کی وجہ سے تقریباً اندازے صحیح نکلتے ہیں۔ آہستہ آہستہ ہم لوگ بھی مزاج بنائیں کہ موسم کی پیشین گوئی کے مطابق اپنے سرگرمیوں کی بھی تخلیق کر سکتے ہیں، تو اس سے ہم نقصان سے بچ سکتے ہیں۔

جب بھی میں 'من کی بات' کے لیے تیاری کرتا ہوں، تو میں دیکھ رہا ہوں، مجھ سے زیادہ ملک کے شہری تیاری کرتے ہیں۔ اس بار تو جی ایس ٹی کو لے کر اتنے خطوط آئے ہیں، اتنے سارے فون کال آئے ہیں اور اب بھی لوگ جی ایس ٹی کے سلسلے میں خوشی کا اظہار بھی کرتے، تجسس کا بھی اظہار کرتے ہیں۔ ایک فون کال میں آپ کو بھی سناتا ہوں:

"نمسکار، پردھان منتری جی، میں گڑگاؤں سے نیتو گرگ بول رہی ہوں۔ میں نے آپ کی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس ڈے کی تقریر سنی اور بہت متاثر ہوئی۔ اسی طرح ہمارے ملک میں گزشتہ ماہ آج ہی کی تاریخ پر اشیاء اور خدمات ٹیکس - جی ایس ٹی کی شروعات ہوئی۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ جیسا حکومت نے سوچا تھا، ویسے ہی نتائج ایک ماہ بعد آ رہے ہیں یا نہیں؟ میں اس کے بارے میں آپ کے خیالات سننا چاہوں گی، شکریہ۔"

جی ایس ٹی لاگو ہوئے تقریباً ایک مہینہ ہوا ہے اور اس کے فائدے دکھائی دینے لگے ہیں اور مجھے بہت اطمینان ہوتا ہے، خوشی ہوتی ہے، جب کوئی غریب مجھے خط لکھ کر کہتا ہے کہ جی ایس ٹی کی وجہ سے ایک غریب کی ضرورت کی چیزوں میں کس طرح دام کم ہوئے ہیں، چیزیں کس طرح سستی ہوئی ہیں۔ اگر شمال مشرق، دور دراز کے پہاڑوں میں، جنگلوں میں رہنے والا کوئی شخص خط لکھتا ہے کہ شروع میں ڈر لگتا تھا کہ پتہ نہیں کیا ہے؛ لیکن اب جب میں اسے سیکھنے سمجھنے لگا، تو مجھے لگتا ہے، پہلے سے زیادہ آسان ہو گیا کام۔ تجارت اور آسان ہو گیا اور سب سے بڑی بات ہے، صارفین کا تاجر کے تئیں اعتماد بڑھنے لگا ہے۔ ابھی میں دیکھ رہا تھا کہ ٹرانسپورٹ اور لاجسٹک شعبے پر کس طرح جی ایس ٹی کا اثر پڑا ہے۔ کس طرح اب ٹرکوں کی نقل و حرکت میں اضافہ ہوا ہے۔ فاصلہ طے کرنے میں وقت کس طرح کم ہو رہا ہے۔ شاہراہیں ہلچل سے آزاد ہوئی ہیں۔ ٹرکوں کی رفتار بڑھنے کی وجہ سے آلودگی بھی کم ہوئی ہے۔ سامان بھی بہت جلد پہنچ رہا ہے۔ یہ خصوصیت تو ہے ہی، لیکن ساتھ ساتھ اقتصادی رفتار کو بھی اس سے تقویت ملتی ہے۔ پہلے مختلف ٹیکس کی ساخت کی وجہ سے ٹرانسپورٹ اور لاجسٹک سیکٹر کے زیادہ سے زیادہ وسائل کاغذی کام کو برقرار رکھنے میں لگتا تھا اور اس کو ہر ریاست کے اندر نئے نئے گودام بنانے پڑتے تھے۔ جی ایس ٹی - جسے میں گڈ اینڈ سیمپل ٹیکس کہتا ہوں، لفظی معنی میں اس نے ہماری معیشت پر ایک بہت مثبت اثر ڈالا ہے اور بہت ہی مختصر وقت میں۔ جس تیزی سے ہموار منتقلی ہوئی ہے، جس تیزی سے مائیگریشن ہوا ہے، نئے رجسٹریشن ہوئے ہیں، اس نے پورے ملک میں ایک نیا اعتماد پیدا کیا ہے اور کبھی نہ کبھی معیشت کے جانکار، مینجمنٹ کے جانکار، ٹکنالوجی کے جانکار، ہندوستان کے جی ایس ٹی کے استعمال کو دنیا کے سامنے ایک ماڈل کے طور پر تحقیق کرکے ضرور دکھیں گے۔ دنیا کی کئی یونیورسٹیوں کے لئے ایک کیس اسٹڈی بنے گا۔ کیونکہ اتنے بڑے پیمانے پر اتنی بڑی تبدیلی اور اسی طرح کروڑوں لوگوں کے شامل ہونے کے ساتھ اتنے بڑے پیمانے پر

پورے ملک میں اس کو لاگو کرنا اور کامیابی کے ساتھ آگے بڑھانا، یہ اپنے آپ میں کامیابی کی ایک بہت بڑی اونچائی ہے۔ دنیا ضرور اس پر مطالعہ کرے گی اور جی ایس ٹی لاگو کیا ہے، تمام ریاستوں کی اس میں شرکت ہے، تمام ریاستوں کی ذمہ داری بھی ہے۔ سارے فیصلے ریاستوں نے اور مرکز نے مل کر کے متفقہ طور پر کئے ہیں۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ ہر حکومت کی ایک ہی ترجیح رہی کہ جی ایس ٹی کی وجہ سے غریب کی پلیٹ پر کوئی بوجھ نہ پڑے۔ اور جی ایس ٹی ایپ پر آپ خوب جان سکتے ہیں کہ جی ایس ٹی کے پہلے جس چیز کا جتنا دام تھا، تو نئی صورت میں کتنے دام ہوں گے، وہ سارا آپ کے موبائل فون پر دستیاب ہے۔ ایک ملک - ایک ٹیکس، کتنا بڑا خواب پورا ہوا۔ جی ایس ٹی کے مسئلے کو میں نے دیکھا ہے کہ جس طرح سے تحصیل سے لے کر ہندوستانی حکومت تک بیٹھے ہوئے حکومت کے حکام نے جو محنت کی ہے جس لگن سے کام کیا ہے، ایک قسم سے جو ماحول بنا حکومت اور تاجروں کے درمیان، حکومت اور گاہکوں کے درمیان، اس نے اعتماد کو بڑھانے میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ میں اس کام سے لگے ہوئے تمام وزارتوں کو، تمام محکموں کو، مرکزی اور ریاستی حکومت کے تمام ملازموں کو دل سے بہت بہت مبارک باد دیتا ہوں۔ جی ایس ٹی ہندوستان کی اجتماعی طاقت کی کامیابی کی ایک بہترین مثال ہے۔ یہ ایک تاریخی کامیابی ہے۔ اور یہ صرف ٹیکس اصلاحات نہیں ہے، ایک نئی ایمانداری کی ثقافت کو تقویت فراہم کرنے والی معیشت ہے۔ ایک قسم سے ایک سماجی بہتری کی بھی مہم ہے۔ میں پھر ایک بار آسانی سے اتنے بڑی کوشش کو کامیاب بنانے کے لئے ملک کے باشندوں کا بہت بہت شکر ادا کرتا ہوں۔

میرے پیارے ہم وطنوں، اگست کا مہینہ انقلاب کا مہینہ ہوتا ہے۔ صحیح معنی میں یہ بات ہم بچپن سے سنتے آئے ہیں اور اس کی وجہ ہے، یکم اگست، 1920 - 'عدم تعاون تحریک' شروع ہوئی۔ 9 اگست، 1942 - 'بھارت چھوڑو تحریک' شروع ہوئی، جسے 'اگست کرانٹی' کے طور پر جانا جاتا ہے اور 15 اگست، 1947 - ملک آزاد ہوا۔ ایک قسم سے اگست کے مہینے میں متعدد واقعات آزادی کی تاریخ کے ساتھ خاص طور پر جڑی ہوئی ہیں۔ اس سال ہم 'بھارت چھوڑو' 'کوائٹ انڈیا موومنٹ' اس تحریک کی 75 ویں سالگرہ منانے جا رہے ہیں۔ لیکن بہت کم لوگ اس بات کو جانتے ہیں کہ 'بھارت چھوڑو' - یہ نعرہ ڈاکٹر یوسف مہر علی نے دیا تھا۔ ہماری نئی نسل کو جاننا چاہئے کہ 9 اگست، 1942 کو کیا ہوا تھا۔ 1857 سے 1942 تک جو آزادی کی خواہش کے ساتھ شہری جڑتے رہے، جوجھتے رہے، جھیلے رہے، تاریخ کے صفحات خوبصورت ہندوستان کی تعمیر کے لئے ہماری حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ ہمارے آزادی کے بہادروں نے تیاگ، تپسیا، قربانی دیئے ہیں، اس سے بڑی ترغیب کیا ہو سکتی ہے۔ 'بھارت چھوڑو تحریک' ہندوستان کی تحریک آزادی کی ایک اہم جد و جہد تھی۔ اسی تحریک نے برطانوی راج سے آزادی کے لیے پورے ملک کو یکجا کر دیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا، جب انگریزی اقتدار کے خلاف ہندوستان کے عام لوگوں نے ہندوستان کے ہر کونے میں، گاؤں ہو، شہر ہو، پڑھا ہو، ان پڑھ ہو، غریب ہو، امیر ہو، ہر کوئی کندھے سے کندھا ملا کر 'بھارت چھوڑو تحریک' کا حصہ بن گیا تھا۔ جن کا غصہ اپنی انتہائی حد پر تھا۔ مہاتما گاندھی کے اعلان پر لاکھوں ہندوستانی 'کرو یا مرو' کے منتر کے ساتھ اپنی زندگی کو جدوجہد میں جھونک رہے تھے۔ ملک کے نوجوانوں نے اپنی تعلیم چھوڑ دی تھی، کتابیں چھوڑ دی تھیں۔ آزادی کا بگل بجا، وہ چل پڑے تھے۔ 9 اگست کو، 'بھارت چھوڑو تحریک' مہاتما گاندھی نے شروع تو کیا، لیکن سارے بڑے لیڈر کو انگریزی سلطنت نے جیل میں ڈال دیا اور وہ وقت تھا کہ ملک میں دوسری نسل کی رہنمائی نے - ڈاکٹر لوبیا، جے پرکاش نارائن جیسے عظیم لوگوں نے اہم کردار ادا کیا تھا۔

'عدم تعاون تحریک' اور 'بھارت چھوڑو تحریک' 1920 اور 1942 مہاتما گاندھی کے دو مختلف شکل کو ظاہر کرتے ہیں۔ 'عدم تعاون تحریک' کی شکل مختلف تھی اور 42 کے وہ حالات آئے، شدت اتنی بڑھ گئی کہ مہاتما گاندھی جیسے عظیم انسان نے 'کرو یا مرو' کا نعرہ دے دیا۔ اس ساری کامیابی کے پیچھے جن کی حمایت تھی، جن کی قوت تھی، جن کا قرارداد تھا، جن کی جدوجہد تھی۔ پورا ملک ایک ہو کر کے لڑ رہا تھا۔ اور میں کبھی کبھی سوچتا ہوں، اگر تاریخ کے اوراق کو تھوڑا جوڑ کر دیکھیں، تو ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی 1857 میں ہوئی - 1857 شروع ہوئی جنگ آزادی 1942 تک ہر لمحے ملک کے کسی نہ کسی کونے میں چلتی رہی۔ اس طویل عرصے نے ہم وطنوں کے دل میں آزادی کی خواہش پیدا کر دی۔ ہر کوئی کچھ نہ کچھ کرنے کے لئے مصروف عمل ہو گیا۔ نسلیں بدلتی گئیں، لیکن عزم میں کوئی کمی نہیں آئی۔ لوگ آتے گئے، جڑتے گئے، جاتے گئے، نئے آتے گئے، نئے جڑتے گئے اور انگریز سلطنت کا تختہ پلٹ کر کے پھینکنے کے لئے ملک ہر پل کوشش کرتا رہا۔ 1857 سے 1942 تک کے اس جد و جہد نے، اس تحریک نے ایک ایسی صورت حال پیدا کی کہ 1942 میں یہ عروج پر پہنچا اور 'بھارت چھوڑو' کا ایسا بگل بجا کہ 5 سال کے اندر اندر 1947 میں انگریزوں کو جانا پڑا۔ 1857 سے 1942 - آزادی کی وہ خواہش سبھی لوگوں تک پہنچی۔ اور 1942 سے 1947 - پانچ سال، ایک ایسا جن - من بن گیا، عزم سے کامیابی کے پانچ فیصلہ کن سال کے طور پر کامیابی کے ساتھ ملک کو آزادی دینے کے سبب بن گئے۔ یہ پانچ سال فیصلہ کن سال تھے۔

اب میں آپ کو اس ریاضی کے ساتھ جوڑنا چاہتا ہوں۔ 1947 میں ہم آزاد ہوئے۔ آج 2017 ہے۔ قریب 70 سال ہو گئے۔ حکومتیں آئیں گئیں۔ انتظامات بنیں، بدلیں، پنپیں، بڑھیں۔ ملک کو مسائل سے آزاد کرانے کے لیے ہر کسی نے اپنے اپنے طریقے سے کوشش کی۔ ملک میں روزگار بڑھانے کے لیے، غریبی ہٹانے کیلئے، ترقی کرنے کے لیے ہوئے۔ اپنے اپنے طریقے سے محنت بھی ہوئی۔ کامیابیاں بھی ملیں۔ امیدیں بھی جگیں۔ جیسے 1942 سے 1947 - عزم سے کامیابی کے ایک فیصلہ کن پانچ سال تھے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ 2017 سے 2022 - عزم سے کامیابی کے اور ایک پانچ سال کا وقفہ ہمارے سامنے آیا ہے۔ اس 2017 کے 15 اگست کو ہم عزم کے تہوار کے طور پر منائیں اور 2022 میں آزادی کے جب 75 سال ہوں گے، تب ہم اس عزم کو کامیابی میں تبدیل کر کے ہی رہیں گے۔ اگر سوا سو کروڑ ہم وطنوں 9 اگست، یوم انقلاب کو یاد کر کے، اس 15 اگست کو ہر ہندوستانی عہد کرے، شخص کے طور پر، شہری کے طور پر - میں ملک کے لئے اتنا کر کے رہوں گا، خاندان کے طور پر یہ کروں گا، معاشرے کے طور پر یہ کروں گا، گاؤں اور شہر کے طور پر یہ کروں گا، سرکاری محکمہ کے طور پر یہ کروں گا، حکومت کے ناطے یہ کروں گا۔ کروڑوں کروڑوں عہد ہوں۔ کروڑوں کروڑوں عہد کو کامل کرنے کی کوشش ہو تو جیسے 1942 سے 1947 پانچ سال ملک کی آزادی کے لئے فیصلہ کن بن گئے، یہ پانچ سال 2017 سے 2022 تک، ہندوستان کے مستقبل کے لئے بھی فیصلہ کن بن سکتے ہیں اور بنانے ہیں۔ پانچ سال بعد ملک کی آزادی کے 75 سال کا جشن منایا جائے گا۔ پھر ہم سب لوگوں

کو عہد کرنا ہے آج۔ 2017 کو اپنے عہد کا سال بنانا ہے۔ یہی اگست کا مہینہ عہد کے ساتھ ہمیں جڑنا ہے اور ہمیں عزم کرنا ہے۔ گندگی - بھارت چھوڑو، غریبی - بھارت چھوڑو، بدعنوانی - بھارت چھوڑو، دہشت گردی - بھارت چھوڑو، فرقہ پرستی - بھارت چھوڑو، فرقہ پرستی - بھارت چھوڑو۔ آج ضرورت 'کریں گے یا مریں گے' کی نہیں، بلکہ نئے ہندوستان کے حل کے ساتھ جڑنے کی ہے، جٹنے کی ہے، جی جان سے کامیابی حاصل کرنے کے لیے ہے۔ عزم کو لے کر کے جینا ہے، گزرنا ہے۔ آئیے، اس اگست مہینے میں 9 اگست سے عزم کے ساتھ کامیابی کی ایک مہم چلائیں۔ ہر ہندوستانی، سماجی تنظیمیں، مقامی و بلدیاتی اکائیاں، اسکول، کالج، مختلف تنظیمیں - ہر ایک نئے ہندوستان کے لئے کچھ نہ کچھ عہد کریں۔ ایک ایسا عہد، جسے اگلے 5 سالوں میں ہم ثابت کر کے دکھائیں گے۔ نوجوانوں کی تنظیم، طلباء کی تنظیم، این جی او وغیرہ اجتماعی بحث منعقد کر سکتے ہیں۔ نئے نئے آئیڈیا اجاگر کر سکتے ہیں۔ ایک قوم کے طور پر ہمیں مل کر پہنچنا ہے؟ ایک فرد کے ناطے اس میں میرا کیا کردار ہو سکتا ہے؟ آئیے، اس عہد کے تہوار پر ہم جڑیں -

میں آج خاص طور پر آن لائن ورلڈ، کیونکہ ہم کہیں ہوں یا نہ ہوں، لیکن آن لائن تو ضرور ہوتے ہیں؛ جو آن لائن والی دنیا ہے اور سرکار کے میرے نوجوان ساتھیوں کو، میرے نوجوان دوستوں کو، مدعو کرتا ہوں کہ نئے ہندوستان کی تعمیر میں وہ اختراعی طریقے سے شرکت کے لئے آگے آئیں۔ ٹکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے بلاگ، پوسٹ، ویڈیو، مضمون، نئے نئے تصورات - وہ تمام باتیں لے کر آئیں۔ اس مہم کو ایک عوامی تحریک میں تبدیل کریں۔ نریندر مودی ایپ پر بھی نوجوان دوستوں کے لیے کوئٹ انڈیا کوئٹ لانچ کیا جائے گا۔ یہ کوئٹ نوجوانوں کو ملک کی شاندار تاریخ سے منسلک اور جنگ آزادی کے ہیرو سے واقف کرانے کی ایک کوشش ہے۔ میں مانتا ہوں کہ آپ ضرور اس کی وسیع پیمانے پر نشر و اشاعت کریں۔

میرے پیارے ہم وطنوں، 15 اگست، ملک کے پردھان سیوک کے طور پر مجھے لال قلعے سے ملک کے ساتھ بات چیت کرنے کا موقع ملتا ہے۔ میں تو محض ایک وسیلہ ہوں۔ وہاں ایک شخص نہیں بولتا ہے۔ لال قلعہ سے سوا سو کروڑ ہم وطنوں کی آواز گونجتی ہے۔ ان کے خواب کو ترتیب دینے کی کوشش ہوتی ہے اور مجھے خوشی ہے کہ گزشتہ 3 سال سے مسلسل 15 اگست کو ملک کے ہر گوشے سے مجھے مشورے ملتے ہیں کہ مجھے 15 اگست پر کیا کہنا چاہئے؟ کن مسائل کو لینا چاہئے؟ اس بار بھی میں آپ کو مدعو کرتا ہوں۔ مائی گوو پر یا تو نریندر مودی ایپ پر آپ اپنے خیالات مجھے ضرور تحریر کریں۔ میں خود ہی اسے پڑھتا ہوں اور 15 اگست کو جتنا بھی وقت میرے پاس ہے، اس میں اس کو شامل کرنے کی کوشش کروں گا۔ گزشتہ 3 بار مجھے اپنی 15 اگست کی تقریروں میں ایک شکایت مسلسل سننے کو ملی ہے کہ میری تقریر تھوڑی لمبی ہو جاتی ہے - اس بار میرے دل میں خیال تو ہے کہ میں اسے چھوٹا کروں۔ زیادہ سے زیادہ 40-45-50 منٹ میں مکمل کروں۔ میں نے اپنے لئے قوانین بنانے کی کوشش کی ہے؛ پتہ نہیں، میں کر پاؤں گا کہ نہیں کر پاؤں گا۔ لیکن میں اس بار کوشش کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ میں اپنی تقریر چھوٹی کیسے کروں! دیکھتے ہیں، کامیابی ملتی ہے کہ نہیں ملتی ہے۔

میرے ہم وطنوں، ایک اور بھی بات آج کرنا چاہتا ہوں۔ ہندوستان کی معیشت میں ایک سماجی معاشیات ہے۔ اور اس کو ہمیں کبھی بھی کم نہیں تصور کرنا چاہئے۔ ہمارے تہوار، ہمارے جشن، صرف لطف اٹھانے کے ہی مواقع ہیں، ایسا نہیں ہے۔ ہمارے جشن، ہمارے تہوار ایک سماجی بہتری کی بھی مہم ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمارے ہر تہوار، غریب سے غریب کی اقتصادی زندگی کے ساتھ براہ راست تعلق رکھتے ہیں۔ چند دن کے بعد رکشا بندھن، جنم اشٹمی، اس کے بعد گنیش اتسو، اس کے بعد چوتھ چندر، پھر اننت چتردشی، درگا پوجا، دیوالی - ایک-کے-بعد ایک، ایک-کے-بعد ایک اور یہی وقت ہے جب غریب کو اقتصادی حالات بہتر کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اور ان تہواروں میں ایک قدرتی لطف بھی شامل ہو جاتا ہے۔ تہوار رشتوں میں مٹھاس، خاندان میں پیار، معاشرے میں بھائی چارہ لاتے ہیں۔ شخص اور معاشرے کو جوڑتے ہیں۔ فرد سے عوام تک ایک ہموار سفر چلتا ہے۔ 'اہم سے ویم' کی جانب جانے کا ایک موقع بن جاتا ہے۔ جہاں تک معیشت کا تعلق ہے، راکھی کے کئی ماہ پہلے سے سینکڑوں خاندانوں میں چھوٹے چھوٹے گھریلو صنعتوں میں راکھیاں بنانا شروع ہو جاتی ہیں۔ کھادی سے لے کر ریشم کے دھاگوں کی، نہ جانے کتنے طرح کی راکھیاں اور آج کل تو لوگ ہوم میڈ راکھیوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ راکھی بنانے والے، راکھیاں بیچنے والے، مٹھائی والے - ہزاروں-سینکڑوں کا کاروبار ایک تہوار کے ساتھ جڑ جاتا ہے۔ ہمارے اپنے غریب بھائی بہن، خاندان اسی سے تو چلتے ہیں۔ ہم دیوالی میں دیے جلاتے ہیں، صرف وہ روشنی کا تہوار ہے، ایسا نہیں ہے، وہ صرف تہوار ہے، گھر کو سجانا ہے، ایسا نہیں ہے۔ اس کا سیدھا سیدھا تعلق چھوٹے چھوٹے مٹی کے دیئے بنانے والے ان غریب خاندانوں سے ہے۔ لیکن جب آج میں تہوار اور تہوار کے ساتھ منسلک غریب کی معیشت کی بات کرتا ہوں، تو ساتھ ساتھ میں ماحول کی بھی بات کرنا چاہوں گا۔

میں نے دیکھا ہے کہ کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ مجھ سے بھی زیادہ شہری آگاہ ہیں، زیادہ فعال ہیں۔ گزشتہ ایک ماہ سے مسلسل ماحول کے تئیں باشعور شہریوں نے مجھے خطوط لکھے ہیں۔ اور انہوں نے زور دیا ہے کہ آپ گنیش چترتھی میں ماحول دوست گنیش کی بات وقت سے پہلے بتائیے، تاکہ لوگ مٹی کے گنیش کی پسند پر ابھی سے منصوبہ بنائیں۔ میں سب سے پہلے تو ایسے بیدار شہریوں کا شکر گزار ہوں۔ انہوں نے مجھے زور دیا ہے کہ میں وقت سے پہلے اس موضوع پر کہوں۔ اس بار عوامی گنیش اتسو کی ایک خاص اہمیت ہے۔ لوک مانیہ تلک جی نے اس عظیم روایت کو شروع کیا تھا۔ یہ سال عوامی گنیش اتسو کا 125 واں سال ہے۔ سوا سو سال اور سوا سو کروڑ ہم وطنوں - لوک مانیہ تلک جی نے جس احساس سے سماج کے اتحاد اور معاشرے کی بیداری کے لیے، اجتماعیت کے سنسکار کے لیے عوامی گنیش اتسو شروع کیا تھا؛ ہم پھر سے ایک بار گنیش اتسو کے اس سال میں مضامین لکھنے کے مقابلے کا اہتمام کریں، عوامی جلسے کریں، لوک مانیہ تلک کی خدمات کو یاد کریں۔ اور دوبارہ تلک جی کا جو جذبہ تھا، اس سمت میں ہم عوامی گنیش اتسو کو کیسے منتقل کریں۔ اس احساس کو دوبارہ کس طرح غالب بنائیں اور ساتھ ساتھ ماحول کی حفاظت کے لئے ایکو - فرینڈلی گنیش، مٹی سے بنے ہوئے ہی گنیش، یہ ہمارا عزم رہے۔ اور اس بار تو میں نے بہت جلد کہا ہے؛ مجھے ضرور یقین ہے کہ آپ سب میرے ساتھ جڑیں گے اور اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ ہمارے جو غریب کاریگر ہیں، جو غریب

آرٹسٹ ہیں جو مجسمہ بناتے ہیں، ان کو روزگار ملے گا، غریب کا پیٹ بھرے گا۔ آئیے، ہم اپنے تہوار کو غریب کے ساتھ جوڑیں، غریب کی معیشت کے ساتھ جوڑیں، ہمارے تہوار کا لطف غریب کے گھر کا اقتصادی تہوار بن جائے، اقتصادی لطف بن جائے - ہم سب کو کوشش کرنا چاہئے۔ میں تمام ہم وطنوں کو آنے والے کئی تہواروں کیلئے بہت بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میرے پیارے ہم وطنوں، ہم لوگ مسلسل دیکھ رہے ہیں کہ تعلیم کا میدان ہو، اقتصادی شعبہ ہو، سماجی شعبہ ہو، کھیل کود ہو - ہماری بیٹیاں ملک کا نام روشن کر رہی ہیں، نئی نئی اونچائیاں حاصل کر رہی ہیں۔ ملک کے باشندوں کو ہماری بیٹیوں پر فخر ہو رہا ہے، ناز ہو رہا ہے۔ اب پچھلے دنوں ہماری بیٹیوں نے خواتین کرکٹ ورلڈ کپ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ مجھے اسی ہفتے ان تمام کھلاڑی بیٹیوں سے ملنے کا موقع ملا۔ ان سے باتیں کر کے مجھے بہت اچھا لگا، لیکن میں سوچ رہا تھا کہ ورلڈ کپ جیت نہیں پائیں، اس کا ان پر بڑا بوجھ تھا۔ ان کے چہرے پر بھی اس کا دباؤ تھا، تناؤ تھا۔ ان بیٹیوں کو میں نے کہا اور میں نے اپنا ایک الگ تجزیہ دیا۔ میں نے کہا - دیکھئے، آج کل میڈیا کا زمانہ ایسا ہے کہ توقعات اتنی بڑھا دی جاتی ہیں، اتنی بڑھا دی جاتی ہیں اور جب کامیابی نہیں ملتی ہے، تو وہ غصہ میں تبدیل بھی ہو جاتی ہے۔ ہم نے کئی ایسے کھیل دیکھے ہیں کہ ہندوستان کے کھلاڑی اگر ناکام ہو گئے، تو ملک کا غصہ ان کھلاڑیوں پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ کچھ لوگ تو مریدا تورڑ کر کچھ ایسی باتیں بول دیتے ہیں، ایسی چیزیں لکھ دیتے ہیں، بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن پہلی بار ہوا کہ جب ہماری بیٹیاں ورلڈ کپ میں کامیاب نہیں ہو پائیں، تو سوا سو کروڑ ہم وطنوں نے اس شکست کو اپنے کندھے پر لے لیا۔ ذرا سا بھی بوجھ ان بیٹیوں پر نہیں پڑنے دیا، اتنا ہی نہیں، ان بیٹیوں نے جو کیا، اس کی ستائش کی، ان پر فخر کیا۔ میں اسے ایک خوشگوار تبدیلی کے طور پر دیکھتا ہوں اور میں نے ان بیٹیوں کو کہا کہ آپ دیکھئے، ایسی خوش قسمتی صرف آپ ہی لوگوں کو ملی ہے۔ آپ ذہن سے نکال دیں کہ آپ کامیاب نہیں ہوئی ہیں۔ میچ جیتے یا نہ جیتے، آپ نے سوا سو کروڑ ہم وطنوں کو جیت لیا ہے۔ صحیح معنی میں ہمارے ملک کی نوجوان نسل، خاص کر کے ہماری بیٹیاں صحیح معنوں میں ملک کا نام روشن کرنے کے لئے بہت کچھ کر رہی ہیں۔ میں پھر سے ایک بار ملک کی نوجوان نسل کو، خاص طور سے اپنی بیٹیوں کو دل سے بہت بہت مبارکباد دیتا ہوں۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میرے پیارے ہم وطنوں، پھر ایک بار یاد دہانی کراتا ہوں اگست کرانٹی کو، پھر ایک بار یاد دلا رہا ہوں 9 اگست کو، پھر ایک بار یاد دلا رہا ہوں 15 اگست کو، پھر ایک بار یاد دلا رہا ہوں 2022، آزادی کے 75 سال۔ ہر شہری عہد کرے، ہر شہری اس عزم کو ثابت کرنے کے 5 سال کا روڈ-میپ تیار کرے۔ ہم سب کو ملک کو نئی اونچائیوں پر پہنچانا ہے، پہنچانا ہے اور پہنچانا ہے۔ آؤ، ہم مل کر چلیں، کچھ نہ کچھ کرتے چلیں۔ ملک کی قسمت، مستقبل بہترین ہو کے رہے گا، اس یقین کے ساتھ آگے بڑھیں۔ بہت بہت مبارکباد۔ شکریہ۔

(م ن - رض - م ج - ت ح)

U-3622,

